مقابلۂ خطاطی میں ۴۲ خطاط شریک، نستعلیق کا معیار بلند

کوہسار ادبی مرکز کے زیرِ اہتمام تین روزہ مقابلے کا پہلا مرحلہ مکمل

[سرورِ ادارہ کی جانب سے]

کوہسار ادبی مرکز کے زیرِ اہتمام تین روزہ مقابلۂ خطاطی کا پہلا مرحلہ جمعرات کو مکمل ہو گیا۔ اس میں ۴۲ خطاط شریک ہوئے۔ مقابلہ نستعلیق، نسخ اور ثلث کے تین الگ الگ زمروں میں ہوا۔ ہر زمرے کے لیے ۱۴ نشستیں مقرر تھیں۔ مرکز کے ہال میں صبح نو بجے سے شام پانچ بجے تک کام جاری رہا۔

منتظمین کے مطابق ۱۷ خطاط ایسے تھے جو پہلی بار کسی مقابلے میں بیٹھے۔ ان کی عمریں ۱۹ سے ۶۳ سال کے درمیان تھیں۔ مرکز کے سیکرٹری جناب فرحان صدیقی نے کہا کہ نئے لکھنے والوں کو موقع دینا ہی اس مرکز کا بنیادی مقصد ہے۔ ’’ہم چاہتے ہیں کہ نوجوان خطاط استادوں کے سامنے بیٹھ کر سیکھیں، صرف کتابوں سے نہ پڑھیں۔‘‘

نستعلیق کے زمرے میں پہلی پوزیشن ۲۸ سالہ ثمینہ بتول نے حاصل کی۔ وہ گزشتہ سات برس سے خطاطی کر رہی ہیں اور ایک نجی اسکول میں اردو پڑھاتی ہیں۔ دوسری پوزیشن ۳۱ سالہ عبدالرحمٰن ساجد کو ملی، جو پیشے کے لحاظ سے درزی ہیں۔ تیسری پوزیشن ۲۴ سالہ مریم افتخار نے حاصل کی، جو ایک ہی خاندان کی تین خواتین میں سے ایک ہیں جو اس مقابلے میں شریک ہوئیں۔

نسخ کے زمرے میں پہلی پوزیشن ۳۵ سالہ محمد یونس قریشی نے حاصل کی، جو ۱۲ برس سے ایک ہی استاد سے سیکھ رہے ہیں۔ ثلث کے زمرے میں ۲۶ سالہ ماہ نور شیخ اول آئیں۔ ان کے استاد جناب ظفر اقبال نوری نے کہا کہ ماہ نور نے صرف ۹ ماہ میں وہ سطح حاصل کر لی جس تک پہنچنے میں عام طالب علم کو دو برس لگتے ہیں۔

ہر زمرے میں پہلی تین پوزیشنوں کے ساتھ ساتھ ۱۰ حوصلہ افزا انعامات بھی دیے گئے۔ ان کے لیے ۱۴ خطاط منتخب ہوئے۔ مجموعی طور پر ۹ خواتین اور ۳۳ مرد خطاط مقابلے میں شریک ہوئے۔ منتظمین کے مطابق خواتین کی تعداد پچھلے سال کے مقابلے میں تقریباً دگنی ہو گئی ہے۔

مرکز کے ڈائریکٹر پروفیسر نعیم الدین فاروقی نے کہا کہ ادارہ اب ہر سال مقابلے کا انعقاد کرے گا اور ۲۰۲۶ء کے مقابلے میں ۶۰ نشستیں رکھی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ کوہسار کا نام خطاطی کے نقشے پر آئے، اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہر سال نئے لوگ سامنے آئیں۔‘‘

مقابلے کے منصفین میں استاد حافظ عبدالستار، محترمہ رخسانہ بیگ اور پروفیسر امجد علی شاکر شامل تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ججمنٹ میں صرف خوبصورتی نہیں بلکہ حروف کی بناوٹ، سطر کی سیدھ اور کاغذ پر روشنائی کے پھیلاؤ کو بھی برابر اہمیت دی گئی۔ ’’ہم نے کئی ایسے کام مسترد کیے جو دیکھنے میں اچھے تھے، مگر ان میں بنیادی غلطیاں تھیں،‘‘ انہوں نے کہا۔

نتائج کا اعلان جمعرات کی شام ۷ بجے مرکز کے مرکزی ہال میں کیا گیا۔ پہلی تین پوزیشنوں کے خطاطوں کو نقد انعامات، سرٹیفکیٹ اور خطاطی کے اوزار پر مشتمل کٹ دی گئی۔ حوصلہ افزا انعامات کے شرکا کو سرٹیفکیٹ دیے گئے۔ تقریب میں شریک خطاطوں کے اہلِ خانہ بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

مرکز کے مطابق منتخب ۱۴ خطاطوں کے کام کی ایک نمائش ۲۵ اپریل سے ۳ مئی تک مرکز کی گیلری میں لگائی جائے گی، جس کے لیے داخلہ مفت ہوگا۔ مرکز نے اعلان کیا ہے کہ نمائش کے دوران ہر روز ایک خطاط سے ملاقات کا موقع بھی دیا جائے گا۔

[سرورِ ادارہ کی جانب سے]

ڈاکٹر فرحان صدیقی، ڈائریکٹر، کوہسار ادبی مرکز

[سرورِ ادارہ کی جانب سے]

ثمینہ بتول، ۲۸ سالہ خطاط، نستعلیق کے زمرے میں پہلی پوزیشن

[سرورِ ادارہ کی جانب سے]

عبدالرحمٰن ساجد، ۳۵ سالہ خطاط، نسخ کے زمرے میں پہلی پوزیشن

[سرورِ ادارہ کی جانب سے]

ماہ نور شیخ، ۲۶ سالہ خطاط، ثلث کے زمرے میں پہلی پوزیشن

[سرورِ ادارہ کی جانب سے]

مریم افتخار، ۲۴ سالہ خطاط، نستعلیق کے زمرے میں تیسری پوزیشن

[سرورِ ادارہ کی جانب سے]

محمد یونس قریشی، ۴۳ سالہ خطاط، نسخ کے زمرے میں پہلی پوزیشن

[سرورِ ادارہ کی جانب سے]

حافظ عبدالستار، ۶۱ سالہ خطاط، نستعلیق کے زمرے میں پہلی پوزیشن

[سرورِ ادارہ کی جانب سے]

**ڈاکٹر پرویز، ۵۴ سالہ مصنف، انجمنِ کتاب دوستاں کے صدر